سلسلہ
مواعظ حسنہ نمبر ۳٦

عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مفہوم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴٦۸۱۱۲ ۴۹۹۲۱۷٦

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۳۶

عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مفہوم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲، پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴۹۶۸۱۱۲-۴۹۹۲۱۷۶

انتساب

احقر کی جملہ تصانیف و تالیفات درحقیقت مرشدنا و مولانا محی السنۃ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ عنہ

نام وعظ = عشق رسالت ﷺ کا صحیح مفہوم
واعظ = عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
جامع و مرتب = سید عشرت جمیل میر
کمپوزنگ = الاشرف کمپوزرز فون : ۴۶۸۱۱۲
اشاعت اول = ربیع الاول ۱۴۲۱ھ مطابق جون ۲۰۰۰ء

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲ کراچی فون ۴۶۸۱۱۲-۴۹۹۲۱۷۶

فہرست

عنوان	صفحہ
عشق الٰہی اور عشق رسالت کا معتبر راستہ	۱
خلافِ سنت عشق غیر مستند اور غیر معتبر ہے	۳
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا سب سے اعلیٰ طریقہ	۴
طریق صحابہ کے علاوہ ہر راستہ غیر معتبر ہے	۵
نافرمانی رسول کے ساتھ دعویٰ عشق باطل ہے	۶
داڑھی رکھنا دلیلِ عشقِ رسول ہے	۷
تازیانۂ عبرت	۸
داڑھی سے شکل حسین معلوم ہوتی ہے	۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے تقاضے	۹
محبت کی ایک خاص علامت	۱۲
نفس کی مغلوبیت غلبۂ روحانیت کی دلیل ہے	۱۳
نزولِ رحمت کی علامت	۱۴
معصیت راہِ شقاوت ہے	۱۵
گناہ کا ایک خاص عذاب	۱۵
ذکر بے لذت بھی نافع ہے	۱۶

عنوان	صفحہ
حالت تشویش ذکر اللہ کے نافع ہونے کی عجیب مثال	۱۶
دوسری مثال	۱۷
ذکر کے نافع ہونے کی تیسری عجیب مثال	۱۸
اہل باطل کی صحبت سخت مضر ہے	۱۹
صحبتِ اہل اللہ کے انوار و برکات	۲۰
مطالعہ کتب کے متعلق ایک اہم مشورہ	۲۱
دین کس سے سیکھنا چاہئے؟	۲۱
عشق و محبت کے حدود	۲۴
اسوۂ حسنہ کے خلاف کوئی عمل قبول نہیں	۲۴
شیطان کی ایجاد اور اس کا ضررِ عظیم	۲۶
استقامت علی الدین کے لئے دو اہم وظیفے	۲۶
مالک تعالیٰ شانہ کی طرف سے غلاموں کو پیغام دوستی	۲۷
ولی اللہ بننے کا طریقہ	۲۷

عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مفہوم

عارف باللہ مرشدنا و مولانا حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب اطال اللہ ظلالھم علینا و ادام اللہ فیوضھم و انوارھم و برکاتھم الیٰ یوم الدین کا یہ عاشقانہ بیان جو ۱۳ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۹۵ء قبل نماز جمعہ مسجد اشرف گلشن اقبال بلاک ۲ میں ہوا جس میں حضرت اقدس کی زبان عشق نے نہایت درد دل کے ساتھ واضح فرمایا کہ حقیقی عشق رسول کیا ہے۔ (مرتب)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

عشق الٰہی اور عشق رسالت کا معتبر راستہ

حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی

صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور سرور عالم ﷺ کا عشق وہی معتبر ہے جو سنت کے راستے سے حاصل ہو۔ اگر حضور ﷺ کے طریقے سے ہٹ کر مثلاً طبلہ، سارنگی اور گانے بجانے سے تڑپ اور عشق پیدا ہو تو یہ عشق معتبر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ سے فرمایا کہ آپ اعلان فرمادیں " قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ " اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو " يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ " تو اللہ تمہیں پیار کریگا جس کا ترجمہ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ یوں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ سے اعلان کروادیا کہ اگر تم اللہ کا پیارا بننا چاہتے ہو تو میرا چلن چلو۔ ہمارا پیارا نبی ﷺ ایسا پیارا ہے کہ جو اس کی چلن چلتے ہیں ان پر بھی ہم کو پیار آتا ہے، ہم ان کو بھی اپنا پیارا بنالیتے ہیں۔ آپ دنیاوی محبت میں دیکھئے کہ کسی کا ایک بیٹا ہو اور اس بیٹے کی طرح محلّہ کا کوئی لڑکا چل رہا ہو تو بابا کو اس پر بھی پیار آتا ہے کہ دیکھو یہ میرے بیٹے کی طرح چلتا ہے۔ تو حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے اتنے پیارے ہیں کہ جو بھی ان کی چلن چلتا ہے اللہ کے ہاں محبوب ہوجاتا ہے۔ آج ہمارا کیا حال ہے کہ آپ کی سنت کے طریقوں کو چھوڑ کر ہم حضور ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ صحابہ کرام جو حضور ﷺ کے نقش

قدم پر چلے اور جن کو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہ، کا پروانہ مل گیا کہ صحابہ سے اللہ راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے تو ان کا راستہ کتنا مستند ہے اور اسی سے معلوم ہوا کہ صحابہ کے طریقہ کو چھوڑ کر عشق کا دعوئ غیر معتبر ہے۔ شاعر کہتا ہے ؎

مستند رستے وہی مانے گئے
جن سے ہو کر تیرے دیوانے گئے
لوٹ آئے جتنے فرزانے گئے
تابہ منزل صرف دیوانے گئے

خلاف سنت عشق غیر مستند اور غیر معتبر ہے

صحابہ جس راستے سے گذرے ہیں وہی راستہ مستند ہے ، وہی راستہ معتبر ہے ۔ بتاؤ کوئی ہے صحابی جس نے حضور ﷺ کی محبت میں بینڈ باجے اور گانے بجانے کے ساتھ جلوس نکالا ہو ؟ آہ نکلتی ہے آج ان نالائقوں اور جاہلوں پر کہ نمازوں کی کوئی پروا نہیں، نمازوں کا وقت جارہا ہے اور پیر صاحب گھوڑے پر بیٹھے ہوئے ہیں اور طبلے سارنگی کے ساتھ بینڈ باجے کی دھن پر نعت شریف ہورہی ہے اور نماز فرض قضا ہورہی ہے۔ آپ بتائیے یہ کون سا عشق ہے بھائی؟ کیا صحابہ نے کبھی ایسا کیا؟ یہ سب کیا ہے؟ محض ایک تماشہ ہے، کھیل کود ہے، اس کو سنت

کے راستے سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر یہ سنت ہوتی تو صحابہ ضرور اس کو اختیار کرتے۔ جو جان دے سکتے ہیں، شہید ہو سکتے ہیں وہ یہ بینڈ باجا جلوس نہیں نکال سکتے؟ بتاؤ جان دینا زیادہ مشکل ہے یا یہ بینڈ بجانا۔ لیکن آج افسوس ہے کہ کوئی پوچھتا بھی نہیں کہ حضور ﷺ سے محبت کا کیا طریقہ ہے۔

حضور ﷺ سے محبت کا سب سے اعلیٰ طریقہ

حضور ﷺ سے محبت کا سب سے اعلیٰ طریقہ یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے حضور ﷺ پیدا ہوئے تھے یعنی بندوں کو اللہ کی مرضی پر چلانے کے لئے، ہمارے نفس نالائق کو مٹانے کے لئے، اعمال کی اصلاح کے لئے اس پر عمل کر کے ہم جان پاک رسالت ﷺ کو خوش کردیں لہٰذا اگر اس مبارک مہینہ میں محبت کا حق ادا کرنا ہے تو جنہوں نے ڈاڑھیاں نہیں رکھیں وہ داڑھیاں رکھ لیں، جن کے پاجامے ٹخنے کے نیچے ہیں اور وہ بخاری شریف کی حدیث مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ کی وعید کے مستحق ہیں وہ آج ٹخنے کھول لیں، پانچوں وقت کی نمازوں کا ارادہ کرلیں، بیویوں کی اگر پٹائی کر رہے ہیں تو اس سے توبہ کرلیں غرض جتنے ظلم ہیں، اغوا برائے تاوان یا قتل و خون وغیرہ ان سب جرائم سے باز آجائیں تو سمجھ لو ہم نے

عشق رسالت ﷺ کا حق ادا کردیا، حضور ﷺ کی روح مبارک کو خوش کردیا مگر بجائے اصلاح عمل کے آج حضور ﷺ کی محبت کا حق یہ سمجھا جارہا ہے کہ بینڈ باجے لائے جائیں اور کیا کیا تماشے کئے جائیں اور شراب پی کر ساری رات قوالی پڑھی جائے۔ چشم دید واقعہ ہے کہ ایسی ہی ایک مجلس میں کسی نے عشاء کی نماز نہیں پڑھی اور شراب پی کر رات بھر قوالی کرتے رہے، بتایئے افسوس کی بات ہے یا نہیں؟ کیا اسلام اس کا نام ہے؟ ہرگز یہ اسلام نہیں۔

طریق صحابہ کے علاوہ ہر راستہ غیر معتبر ہے

اسلام وہی ہے جو حضور ﷺ نے ہمیں عطا فرمایا، اسلام وہی ہے جو حضرات صحابہ کا عمل تھا۔ حضرات صحابہ کا طریقہ دیکھو۔ جس چیز پر صحابی نے عمل کیا وہی معتبر ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حضرات صحابہ سے بڑھ کر حضور ﷺ کی حدیث کو کوئی سمجھنے والا ہے؟ لہٰذا خوب سمجھ لو کہ حدیث کا مفہوم وہی معتبر ہے جو حضرات صحابہ نے سمجھا، ان سے زیادہ ہمیں عقل وفہم نہیں ہے۔ جن کی تعریف خدا نے کی ہو کہ اللہ ان سے راضی ہوگیا تو خود فیصلہ کرلو کہ پھر ان کے کام کیسے ہونگے لہٰذا جو کام بھی کیجئے چاہے خوشی میں یا غمی میں ختنہ میں

یا عقیقہ میں، شادی کے موقع پر یا کسی کی موت پر ہمیشہ علماء کرام سے پوچھ کر کیجئے ۔ علماء بتائیں گے کہ حضرات صحابہ نے کیا عمل کیا، احادیث کا مفہوم حضرات صحابہ نے کیا سمجھا کیونکہ ان ہی کا راستہ مستند ہے ۔

مستند رستے وہی مانے گئے
جن سے ہو کر تیرے دیوانے گئے

جن کو اللہ نے رضی اللہ عنہم نازل فرما کر اپنی رضا کی سند دے دی ،جن کے اعمال پر اللہ نے اپنی خوشیوں کا اطلاق کردیا ان کو چھوڑ کر آپ ان لوگوں کی بات مانتے ہیں جن کیلئے کوئی آیت نازل نہیں ہوئی ، بتایئے کون مستند عمل ہے؟ صحابہ کے اعمال جن پر رضاء الٰہی کی مہر ثبت ہے یا ان جاہلوں کے اعمال جن پر اللہ کی خوشی کی کوئی رجسٹری نہیں بلکہ خلاف سنت ہونے کے سبب غضب الٰہی کا اندیشہ ہے۔

نافرمانیِ رسول کے ساتھ دعوئ عشق باطل ہے

اگر ذرا بھی عقل ہو تو آدمی خود سمجھ جائے کہ یہ کون سا عشق رسالت ہے کہ فرض نماز غائب اور بینڈ باجوں پر نعت شریف پڑھی جارہی ہے جبکہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں گانے بجانے یعنی ساز و موسیقی کو مٹانے کے لئے آیا ہوں۔ کیا

آپ کے فرامین عالی شان کی مخالفت کرنا یہ عشق رسالت ہے؟ بخاری شریف کی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ ڈاڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ لیکن آج دیکھو تو الٹا معاملہ ہے کہ بعض لوگ مونچھیں بڑھاتے ہیں اور ڈاڑھی کٹاتے ہیں اور بعض لوگ مونچھیں تو کٹا چکے ہیں لیکن وہ ذرا سی ہمت اور کرلیں کہ ڈاڑھی بڑھالیں تو سو فی صد نمبر سے کامیاب ہوجائیں گے کیونکہ یہ مونچھیں کچھ کام نہ دیں گی، قیامت کے دن ڈاڑھی ہی کام آئے گی۔ یہ مت سمجھو کہ بوڑھے ہو کر ڈاڑھی رکھ لیں گے کیونکہ کیا گارنٹی ہے کہ آپ بڑھاپے تک زندہ رہیں گے۔ ابھی اسی ہفتہ میں ہمارے ایک اللہ والے دوست، ایک کالج کے پرنسپل کا اچانک ہارٹ فیل ہوگیا۔ نماز کی حالت میں دورہ پڑا، ہسپتال تک نہیں جاسکے۔

نہ جانے بلالے پیا کس گھڑی
تو رہ جائے تکتی کھڑی کی کھڑی

ڈاڑھی رکھنا دلیلِ عشقِ رسول ہے

آہ! درد دل سے کہتا ہوں واللہ آپ کی بھلائی کیلئے کہتا ہوں، آپ کے احترام و عزت کو سر آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ نبی پاک ﷺ کی شکل بنالو۔ ابن ماجہ شریف کی حدیث

ہے کہ روؤ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالو۔ تو معلوم ہوا کہ شکل بھی کام دے جاتی ہے، کم سے کم قیامت کے دن آپ یہ کہہ سکیں گے کہ ؎

ترے محبوب کی یا رب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے میں صورت لے کے آیا ہوں

چاروں اماموں کا اجماع ہے کہ داڑھی کا رکھنا واجب ہے، منڈانا اور کترانا حرام ہے۔ ایک مشت تینوں طرف سے واجب ہے، اس حکم میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ سوچئے کہ اگر قبر میں جنازہ اتر گیا تو گالوں کو کیڑے کھاجائیں گے ۔ موت کے بعد کھیتی کی زمین بھی چھن جائے گی، پھر کہاں غلہ بوؤ گے، پھر حضور ﷺ کا باغ کہاں لگاؤ گے ۔

تازیانۂ عبرت

سکھوں سے سبق لو کہ یہ ظالم کافر ہو کر اپنے پیشوا کی محبت میں داڑھی رکھتے ہیں حالانکہ بوجہ کفر کے یہ داڑھی ان کو کچھ مفید نہیں لیکن ایک سکھ بھی ایسا نہیں ملے گا جو ڈاڑھی منڈاتا ہو۔ لیکن آہ !آج امت محمد ﷺ کو کیا ہوگیا کہ اپنے پیغمبر ﷺ کی شکل نہیں بناتے اور سمجھتے ہیں کہ ڈاڑھی سے میری شکل خراب معلوم ہوگی ۔

ڈاڑھی سے شکل حسین معلوم ہوتی ہے

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ڈاڑھی رکھنے کے بعد بتانا کہ شکل کیسی معلوم ہوتی ہے۔ پھر کہو گے کہ افسوس آج تک ہم نے ڈاڑھی کیوں نہیں رکھی تھی، اگر ڈاڑھی رکھنے سے شکل خراب لگتی تو اللہ اپنے پیغمبروں کو حکم نہ دیتا کہ ڈاڑھی رکھو۔ آپ بتائیے کہ کیا کوئی اپنے پیاروں کی شکل خراب کرنا چاہتا ہے؟ جب کوئی شخص اپنے پیاروں کو خراب شکل میں نہیں دیکھنا چاہتا تو اللہ تعالیٰ کیسے اپنے پیارے پیغمبروں کو خراب شکل میں دیکھنا پسند کرتا۔ معلوم ہوا کہ ڈاڑھی اللہ کے پیاروں کی شکل ہے لہٰذا یہ خود دلیل ہے کہ یہ پیاری چیز ہے اور اس سے شکل پیاری معلوم ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کی محبت کے تقاضے

اس لئے میں آپ لوگوں سے نہایت دردِ دل سے فریاد کرتا ہوں کہ حضور ﷺ کی محبت میں آج کے مبارک دن میں، اس مبارک مہینہ میں کچھ اچھے ارادے کرلو۔ اے ڈاڑھی نہ رکھنے والو! ہمت کر کے ڈاڑھی رکھ لو۔ ان شاء اللہ آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ بیوی بھی آپ سے دعا کرائے گی، سارا

معاشرہ آپ سے دعا کرائے گا، آپ کو دنیا میں بھی عزت ملے گی اور آخرت میں بھی عزت ملے گی۔ اور اے ٹخنے چھپانے والو! آج سے ارادہ کرلو کہ حضور ﷺ کی پیدائش کے اس مبارک مہینہ میں آج سے ہم اپنا ٹخنہ نہیں چھپائیں گے اور آج سے ہم کسی ٹیڈی یا ٹیڈوں کو اور حسین یا حسینہ کو نہیں دیکھیں گے، اپنی نظر کی حفاظت کرینگے کیونکہ بخاری شریف کی حدیث ہے زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرِ یعنی نظر بازی آنکھوں کا زنا ہے یہ بے وقوف لوگ کہتے ہیں کہ لو نہ دو دیکھ تو لو۔ سبحان اللہ! یعنی مطلب یہ ہوا کہ جب ہم کچھ گناہ نہیں کرتے تو دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ حالانکہ دیکھنے کے بارے میں ہی تو حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ یہ آنکھوں کا زنا ہے۔ غرض جو لوگ جس گناہ میں بھی مبتلا ہیں آج حضور ﷺ کی محبت میں دل میں پکا ارادہ کرلیں کہ جس کو جس گناہ کی عادت ہے اس کو ترک کردیں گے مثلاً جو بڑی بڑی مونچھیں رکھتے ہیں آج سے نہیں رکھیں گے کیونکہ سرور عالم ﷺ فرماتے کہ میری شفاعت ان کو نصیب نہیں ہو گی۔ عبارت نبوت، الفاظ نبوت بھی پیش کر رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ مَنْ طَوَّلَ شَارِبَهٗ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ جو بڑی مونچھ رکھے گا جس سے ہونٹ کے کنارے چھپ جائیں میری شفاعت نہیں پائے گا۔ بتاؤ مونچھوں سے فائدہ ملے گا یا شفاعت

نبوی سے فائدہ ملے گا۔ لہٰذا آج جتنے حاضرین ہیں جن کے داڑھیاں نہیں ہیں وہ ڈاڑھی رکھ لیں اور جن کے ڈاڑھی ہے مگر ایک مشت نہیں ہے وہ کٹانا چھوڑ دیں کیونکہ کٹانا بھی حرام ہے، گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ سے اللہ کے ولی نہیں بن سکتے ہو۔ جن کو خوش کر رہے ہو واللہ یہ قبروں میں کچھ کام نہیں دیں گے، جن کو خوش کرنے کے لئے اللہ و رسول کو ناخوش کررہے ہو اور لوگوں سے ڈر رہے ہو کہ لوگ کیا کہیں گے تو بتاؤ یہ لوگ کام آئیں گے یا اللہ و رسول؟ افسوس آج ہمارا کیا حال ہے۔ ایک شخص نے حضرت حکیم الامت تھانویؒ کو لکھا کہ مجھے لوگوں سے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں ڈاڑھی رکھ لوں گا تو لوگ میرا مذاق اڑائیں گے۔ تو فرمایا کہ ارے لوگوں سے تو لگائی ڈرتی ہے۔ ظالم تو بھی تو لوگ ہے لگائی تو نہیں ہے جو لوگوں سے ڈر رہا ہے۔ مردانہ وار اعلان کر دے کہ میں بھی مرد ہوں، میں لوگوں سے نہیں ڈرتا۔ میں علی الاعلان ڈاڑھی رکھتا ہوں کیونکہ میری قبر میں کوئی کام نہیں آئے گا، قیامت کے دن کوئی کام نہیں آئے گا۔ لہٰذا دنیا والو! سن لو۔

کہاں تک ضبط بے تابی کہاں تک پاس بدنامی
کلیجہ تھام لو یارو کہ ہم اب ڈاڑھی رکھتے ہیں

کہہ دو کہ اگر میری ڈاڑھی تم کو بری لگتی ہے تو اپنی آنکھیں بند کرلو مگر مجھے اپنے اللہ کو منہ دکھانا ہے، سرور عالم ﷺ کو منہ دکھانا ہے لہٰذا کیا مخلوق سے ڈرنا ہے۔ جو مخلوق سے ڈرتا ہے ابھی اللہ کا عاشق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عاشقوں کی تعریف میں فرمایا لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ۔ یعنی جو میرے عاشق ہیں وہ مخلوق سے نہیں ڈرتے، کسی کی ملامت کا خوف نہیں کرتے۔

محبت کی ایک خاص علامت

لہٰذا میں آپ لوگوں سے گذارش کرتا ہوں کہ اس مبارک مہینے میں جس کو جس گناہ کی عادت ہے خواہ ظاہری گناہ ہو یا باطنی سب سے توبہ کرلو۔ بعضوں کا ظاہر تو بالکل صوفی ہوتا ہے لیکن عملاً وہ بھی نافرمانیوں میں مبتلا ہیں، ڈاڑھی رکھ کر بھی عورتوں کو تاک جھانک کررہے ہیں، لڑکوں کو بری نظر سے دیکھ رہے ہیں، کچھ نہیں تو دل میں گندے گندے خیال پکارہے ہیں اس لئے آج سے ارادہ کرلو کہ اے خدا میں سو فیصد آپ کا بننا چاہتا ہوں اور یہ اعلان کردو جو اس شعر میں ہے ؎

نہیں ہوں کسی کا تو کیوں ہوں کسی کا
انہیں کا انہیں کا ہوا جا رہا ہوں

بتاؤ کس نے ہمیں پیدا کیا؟ لہٰذا کس کا بننے میں فائدہ ہے؟ اپنے نفس کا بننے میں فائدہ ہے؟ شیطان کا بننے میں فائدہ ہے؟لوگوں کو خوش کرنے میں فائدہ ہے یا اللہ کو خوش کرنے میں؟ ارے دوستو! ہمارا ایمان تو ایسا ہونا چاہیے تھا کہ ساری دنیا میں اگرایک بھی ڈاڑھی والا نہ ہوتا تو بھی ہم اپنے اللہ کو خوش کرنے کیلئے ڈاڑھی رکھ کر اپنا جھنڈا اونچا کردیتے ، کوئی کہتا کہ یہ کیا کیا تو کہتے کہ اپنے رب کا کہا کیا ، ہماری نظر آسمان پر ہے ، اے مٹی کے ڈھیلوں کی طرح زمین پر پڑے رہنے والو، کاش اللہ تعالیٰ ہم سب کی نظر کو اپنی طرف کردے تو کام بن جائے ۔ ہمت سے کام لو کہ ہم کسی سے نہیں ڈرتے ۔ حضرت خواجہ صاحب فرماتے ہیں ۔

سارا جہاں خلاف ہو پروانہ چاہیے
پیش نظر تو مرضی جانانہ چاہیے
پھر اس نظر سے جانچ کے تو کر یہ فیصلہ
کیا کیا تو کرنا چاہیے کیا کیا نہ چاہیے

نفس کی مغلوبیت غلبۂ روحانیت کی دلیل ہے

اپنے نفس کو لومڑی بنا کر رکھو۔ نفس کہے کہ اس لڑکے کو دیکھ لو، اس لڑکی کو دیکھ لو تو اس سے کہہ دو کہ نفس لومڑی

تو میرا مقابلہ کرتی ہے، جانتی نہیں کہ میں شیر ہوں، روحانی شیر ہوں، میں بھلا تیری بات مانوں گا! اے نفس لومڑی! تو پیشاب پائخانے کی پلیٹ پر سونے چاندی کا ورق دکھا کر مجھے للچانا چاہتی ہے ، اگر پاخانے کے اوپر چاندی کا ورق لگادیا جائے تو کیا کوئی اس کو کھائے گا۔ ان حسینوں کا حسن ظاہری ہے ، اندر پیشاب پاخانہ بھرا ہوا ہے۔ تو ان حسینوں سے عشق بازی کا انجام اس کے سوا کیا ہوگا کہ پیشاب اور پاخانہ کے مقام تک پہنچ جاؤ گے۔ مگر افسوس کہ نفس کے بندوں کی سمجھ میں یہ باتیں کہاں آتی ہیں، قسمت والوں کو توفیق توبہ نصیب ہوتی ہے۔

نزول رحمت کی علامت

میں مسجد میں کہتا ہوں واللہ جس پر حق تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ نفس امارہ کے شر سے نکل جاتا ہے ۔ اس لئے حضور ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِى اے اللہ مجھ پر وہ رحمت نازل کردے کہ جس سے میں آپکی نافرمانی چھوڑدوں، گناہوں کو چھوڑدوں،وہ رحمت دے دے جس سے نفس امارہ کے پنجہ سے نکل جاؤں۔

معصیت راہ شقاوت ہے

وَ لَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ اور مجھے اپنی نافرمانی سے شقی اور بدبخت نہ بنا۔ دوستو! گناہوں سے انسان بدبخت ہوجاتا ہے اور نیکیوں سے اللہ کا پیارا اور محبوب ہوجاتا ہے اور گناہ کا مزہ تھوڑی دیر کا ہے ۔

لذت عارضی ملی عزت دائمی گئی

ذرا دیر کی لذت ہمیشہ کیلئے عذاب، ہر وقت کی پریشانی ہے، توبہ بھی کرلے گا مگر تقاضائے معصیت کی شدت سے عذاب میں رہے گا۔

گناہ کا ایک خاص عذاب

غور سے سن لیجئے یہ بات بہت گر کی بات بتا رہا ہوں کہ جن لوگوں نے گناہ کرلیا اور پھر توبہ بھی کرلی اگرچہ توبہ بھی ان کے اختیار میں نہیں ہے، کسی کی دعا کام آگئی اسکی کوئی نیکی کام آگئی لیکن جس نے زندگی میں ایک بار گناہ کرلیا توفیق توبہ کے بعد بھی وہ تقاضائے گناہ کی شدت کے عذاب میں ساری زندگی رہے گا، سن لو یہ اختر کا اعلان ، آہ! میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پھولپور ضلع اعظم گڑھ میں وضو فرمارہے تھے کہ وضو روک کر اچانک فرمایا کہ حکیم اختر جس نے

کبھی بھی کوئی گناہ کرلیا وہ توبہ بھی کرلے گا اور اللہ کا پیارا بھی ہوجائے گا لیکن ساری عمر اس کو وسوسۂ گناہ سے نجات نہیں ملے گی یہ مجاہدہ اس کو ساری زندگی کرنا پڑے گا۔ اس لئے دوستو کوشش کرو کہ گناہ ہونے ہی نہ پائے تاکہ تقاضائے معصیت میں شدت نہ ہو اور عافیت سے رہو۔

ذکر بے لذت بھی نافع ہے

اور دوسری بات یہ عرض کرنی تھی کہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر میں مزہ آئے یا نہ آئے، ذکر بے لذت بھی آپ کو ولی اللہ اور صاحب نسبت بنادے گا۔ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تشویش اور خیالات و وساوس کے ساتھ بھی ذکر اللہ نفع سے خالی نہیں۔ اس کی تین مثالیں سنئے:۔

حالت تشویش میں ذکر اللہ کے نافع ہونے کی ایک عجیب مثال

مکہ شریف میں دکاندار دس حاجیوں میں گھرا ہوتا ہے، اس کو اتنی فرصت نہیں ہے کہ سکون سے روٹی کھائے دس گاہکوں میں گھرا ہوا ہے، کسی کو رومال پکڑا رہا ہے کسی کو تسبیح دے رہا

ہے کسی کو مصلّے دے رہا ہے اور ساتھ ساتھ ڈبل روٹی بھی کھاتا جارہا ہے لیکن تشویش کے ساتھ اس کھانے سے اسکی صحت قائم رہتی ہے کہ نہیں ؟ مصروفیت اور تشویش کے ساتھ لقمہ پیٹ میں جا کر جسم کو طاقت دیتا ہے۔ جس طرح کھانا تشویش کی حالت میں حیات جسمانی کا سبب ہے اسی طرح حیات ایمانی کیلئے حالت تشویش میں ذکر بھی مفید ہے۔ لہٰذا ایمانی حیات کیلئے حالت تشویش، حالت وساوس، حالت خیالات، ہجوم اوہام میں بھی ذکر جاری رکھو۔ یہ ذکر آپ کی حیات ایمانی کی ضمانت وکفالت کیلئے کافی ہے۔

دوسری مثال

اور دوسری مثال یہ ہے کہ اصلی موتی کا خمیرہ ، سو روپیہ کی ایک چچی، آپ نے منہ میں ڈالا کہ اچانک کسی نے کوئی تشویش کی خبر دی کہ جس سے دل پریشان ہوگیا ،لیکن جب حلق سے وہ خمیرہ اترگیا تو باوجود تشویش و وساوس و خیالات کے وہ خمیرہ کام دکھائے گا یا نہیں؟ جب موتی اور بادام کا خمیرہ اثر کرتاہے تو اللہ کا نام تو بہت بڑا نام ہے ہزاروں وساوس و تشویش میں جب انکا نام منہ سے نکل جائے گا اور دل میں اتر جائے گا تو اپنا کام دکھائے گا اور دل میں نور ہی پیدا ہوگا۔

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص نے لکھا کہ آپکا بتایا ہوا ذکر کر رہا ہوں لیکن کوئی نفع نہیں معلوم ہوتا۔ حضرت نے لکھا کہ اے ظالم کیا یہ کم نفع ہے کہ اتنے بڑے مولیٰ کا تو نام لیتا ہے، آہ کیا بات فرمائی۔

ذکر کے نافع ہونے کی تیسری عجیب مثال

اور تیسری مثال یہ ہے کہ کمرے میں اندھیرا ہے آپ کے دل میں وساوس و خیالات کا ہجوم ہے لیکن آپ ٹیوب لائٹ تک پہنچے اور انگلی سے اس کا سوئچ دبا دیا تو تمام سوچ اور فکر و پریشانی کے باوجود ٹیوب لائٹ جلے گی یا نہیں؟ بس ہزاروں فکر، ہزاروں وساوس ہوں لیکن جب اللہ کا نام منہ سے نکل گیا تو سمجھ لو کہ تمام سوچیں دب گئیں، اللہ کا نور دل میں پیدا ہوگیا۔ اللہ کے نور کی ٹیوب لائٹ آپ کے قلب میں روشن ہوگئی ۔

ارے یارو جو خالق ہو شکر کا
جمال شمس کا نور قمر کا
نہ لذت پوچھ پھر ذکر خدا کی
حلاوت نامِ پاکِ کبریا کی

اللہ کے نام کے مٹھاس کو کیا کہتے ہو۔ مبارک ہیں وہ

بندے جو خدا کی یاد میں رو رہے ہیں، مبارک ہیں وہ لوگ جن کے دل خدا کے عشق میں تڑپ رہے ہیں۔ باقی ساری دنیا کچھ قابل مبارک باد نہیں ان کی مٹی مٹی کے لئے رو رہی ہے، مٹی کے کھلونوں کے لئے، مٹی کی رنگینیوں کے لئے، مٹی کے ڈھیروں کیلئے رو رہی ہے، حرام محبت کے آنسوؤں کی قیمت گدھوں کے پیشاب کے برابر بھی نہیں ہے، حرام محبت میں رونا اللہ کے یہاں قبول نہیں۔

اہل باطل کی صحبت سخت مضر ہے

اور چوتھی نصیحت یہ ہے کہ جس مصنف اور جس مقرر کا عقیدہ صحیح نہ ہو اور علماء دین نے اس کو خطرناک اور نااہل قراردیا ہو ایسے شخص کی تقریر و تحریر میں اس کے دل کے اندھیروں کی نحوست شامل ہوگی لہٰذا نہ اس کی تقریر سنو نہ اس کی تحریر پڑھو۔ اگر وہ قرآن و حدیث بھی پڑھائے گا اور کہے گا کہ قال اللّٰہ وقال الرسول ﷺ تو اس کے دل میں جو باطل عقیدے ہیں مثلاً صحابہ کا بغض بھرا ہوا ہے یا کوئی بھی بدعقیدگی اس کے دل میں ہے تو یاد رکھو اس کی تقریروں کے سننے سے اور اس کی تحریروں کے پڑھنے سے دل میں اندھیرے پیدا ہوں گے جیسے کوئی حلوہ کھارہا ہو مگر چمچے میں پاخانہ لگا ہو تو حلوہ تو

اچھا ہے نا لیکن پاخانے کی آمیزش سے اس حلوہ سے قے ہونے لگے گی۔ قرآن پاک اور حدیث پاک کا کیا کہنا ہے لیکن جس ظالم کے دل کے اندر نجاست بھری ہوئی ہے اس کا علم گمراہی و ضلالت پھیلائے گا۔ اسلئے جس مقرر اور جس مصنف کو اللہ والوں نے گمراہ قرار دیا ہو، نہ اس کی کتاب دیکھو، نہ اس کی تقریر سنو، نہ اس کے مصلے پر نماز پڑھو، اس کی ٹوپی و لباس بھی مت پہنو کیونکہ دل میں اگر گندگی ہوتی ہے تو اس کے مصلے اس کی ٹوپی اس کے لباس اس کی تسبیح، اس کے مکان غرض اس کی ہر چیز میں ظلمت و نحوست کا اثر ہوتا ہے۔

صحبت اہل اللہ کے انوار و برکات

اس کے برعکس اللہ والوں کی کیا شان ہے؟ جس زمین پر سچے اللہ والے رہتے ہیں اس زمین پر جاکر سو قتل کے مجرم کی بھی معافی ہوتی ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ سو قتل کے مجرم کو حکم ہوا کہ جاؤ جہاں میرے خاص بندے رہتے ہیں وہاں کی زمین پر جاکر توبہ کرو تو ہم قبول کرلیں گے۔ سبحان اللہ اس مٹی کو بھی اللہ عزت دیتا ہے جس پر سچے اللہ والے رہتے ہیں۔

مطالعۂ کتب کے متعلق ایک اہم مشورہ

اس لئے حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ جب کوئی کتاب پڑھو، اپنے بزرگوں سے مشورہ کرلو کہ کیا میں فلاں کی تصنیف پڑھوں یا نہیں، بزرگان دین سے مشورہ کر کے پڑھو۔ پس اگر کسی کو تفسیر دیکھنی ہے تو تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی کی اور تفسیر معارف القران مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور بیان القران حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دیکھو۔ جن کی دیانت، جن کا دین مستند ہے ان سے دین سیکھو۔ جب مستند چیز ملے تو غیر مستند دکان سے کیوں خریدتے ہو۔ جب مستند دکانیں معلوم ہو جائیں کہ یہ مٹھائی والے اصلی گھی اور صحیح چیزیں ڈالتے ہیں تو سب انہیں دوکانوں سے خریدتے ہیں اور کسی دوکان کے بارے میں معلوم ہو کہ یہ مٹھائی والے کبھی ایسی چیزیں ڈال دیتے ہیں جن سے کینسر پیدا ہو جاتا ہے تو اس دوکان سے خریدنا جائز نہیں۔

دین کس سے سیکھنا چاہئے؟

اسی طرح جس سے دین حاصل کرنا ہے پہلے خوب تحقیق کرلو کہ تم کس سے دین سیکھ رہے ہو۔ جس لوٹے سے پانی پینا چاہتے ہو پہلے اس میں جھانک کر دیکھو کہ اس کے اندر کیا ہے،

کہیں کوئی غلاظت تو نہیں ملی ہوئی ہے۔ علامہ محی الدین ابوزکریا نووی نے شرح مسلم میں حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہاِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ (صفحہ ۱۱ جلد ۱) اس علم کا حاصل کرنا عین دین ہے کہ پہلے تم خوب تحقیق کرلو کہ دین تم کس شخص سے حاصل کررہے ہو ، اور اس نے دین کس سے سیکھا ہے ورنہ اندیشہ ہے کہ وہ سرور عالم ﷺ کے دین کے بجائے کسی اور جگہ پہنچا دے اَلْاِسْنَادُ مِنَ الدِّیْنِ (شرح مسلم صفحہ ۱۲ جلد ۱) یہ قول حضرت عبداللہ ابن مبارک کا ہے کہ اسناد کی دین میں بہت خاص اہمیت ہے جس کا سلسلۂ اسناد راستہ میں منقطع ہوجائے اور سرور عالم ﷺ تک نہ پہنچے سمجھ لو کہ ایسے اشخاص اور ایسے افراد سے دین سیکھنا جائز نہیں ۔ سمجھ لو کہ یہ لوگ صورتاً دیندار بنے ہوئے ہیں حقیقت میں ان کو دین حاصل نہیں کیونکہ یہ اہل اسناد سے وابستہ نہیں رہے اور انھوں نے دینی تربیت حاصل نہیں ۔ خود مولوی نہیں ہیں مولوی بنے ہوئے ہیں یا اگر اصطلاحی مولوی بھی ہیں تو بغیر تربیت کے ہیں کیونکہ ان کا کوئی استاد نہیں ہے اس لئے بعض احباب کو میں نے ہنسی ہنسی میں قاعدہ کلیہ بتادیا کہ اس کو بابا مت بناؤ جس کا اگلا کوئی بابا نہ ہو۔ **لا تاخذوہ بابا من لا بابا لہ** ۔ جب کسی سے دین سیکھو تو معلوم کرو کہ آپ

نے کس سے تربیت کرائی، آپ نے کہاں سے دین سیکھا۔ آپ خود فیصلہ کیجئے کہ کتنا ہی بڑا حکیم ڈاکٹر ہو مگر کسی پرانے ڈاکٹر حکیم کے ساتھ نہ رہا ہو تو قبرستان آباد کرے گا۔ حضرت سعدی شیرازی نے ایک حکیم کا قصہ لکھا ہے کہ اپنے شاگردوں کے ساتھ قبرستان گیا اور آستین سے اپنا منہ چھپالیا۔ شاگردوں نے سوال کیا کہ استاد آپ آستین سے منہ کیوں چھپاتے ہیں ۔ کہا ارے میں خالی کتاب پڑھ کر آیا تھا، کسی سے تربیت نہیں لی یہ سب میرے ہی غفلت علاج کے مارے ہوئے ہیں، مجھے ان مُردوں سے شرم آرہی ہے۔ اس لئے یاد رکھو کتنا ہی بڑا عالم ہو اسکو تربیت یافتہ ہونا چاہیئے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بڑے پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اے علماء کرام مدرسوں سے نکل کر مسجدوں کے منبر پر مت بیٹھو ورنہ متکبر بن جاؤ گے، تم سے بجائے فیض کے گندے اخلاق پیدا ہوں گے۔ پہلے جاؤ کسی اللہ والے سے اپنے نفس کو مٹاؤ اور اخلاص حاصل کرو پھر منبر تمھارا منبر ہوگا، تڑپتے ہوئے دل سے جب بیان کرو گے تو تمہارے منبر سے ہزاروں ولی اللہ بنیں گے ۔ ورنہ تم گالیاں دو گے اور ایک دوسرے کی کاٹ کرو گے، تفرقہ اندازی اور پارٹی بازی کرو گے۔ جب دل میں اللہ نہ ہوگا تو انہیں واھیات میں زندگی ضائع کروگے۔

عشق و محبت کے حدود

آج کل ایک مرض اور ہے "ارے مولانا اس میں کیا حرج ہے" کہ ہم نے یوں کرلیا یا ووں کرلیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کسی درزی کو نمونہ کے لئے ایک کرتہ دیدیں لیکن درزی نے ایک بالشت اور زیادہ کردیا تو آپ کیا کہیں گے؟ درزی کہتا ہے کہ صاحب اس میں کیا حرج ہے میں نے تو آپ کے ساتھ بھلائی کی کہ کرتہ ایک بالشت زیادہ لمبا کردیا ورنہ صوفی صاحب! آپ کا کپڑا ضائع ہوجاتا تو آپ کیا ناراض نہ ہوں گے کہ پھر میں نے نمونہ کس لئے دیا تھا، تم نے اس کے خلاف کیوں کیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ اے دنیا والو! میں اپنے نبی ﷺ کو تمہارے لئے نمونہ بنا کر بھیج رہا ہوں، تمہیں ان کے نمونے پر مرنا جینا ہے۔

اسوۂ حسنہ کے خلاف کوئی عمل قبول نہیں

تم کو اختیار نہیں کہ جہاں چاہو بڑھالو اور جہاں چاہو کم کرلو۔ مغرب کی تین کے بجائے چار رکعات پڑھ لو کہ اس میں کیا حرج ہے، حرج یہ ہے کہ قبول نہ ہوگی۔ اذان لا الٰہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہے، اگر کوئی موذن اذان کے آخر میں محمد رسول اللہ بھی لگادے تو بتایئے اس کی اذان قبول ہوگی ؟ حضور ﷺ

نے جو حدبندی، جو میٹر، جو نمونہ پیش کیا اسی نمونہ پر ہماری نجات ہوگی، اس لئے سنت کے خلاف کوئی کام کتنا ہی اچھا لگے وہ ہرگز قبول نہیں ہوسکتا۔ اس کا حسن ظاہری مت دیکھو، اس کی خباثت اور مردودیت کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے نمونہ کے خلاف ہے۔ قیامت کے دن جب یہ لوگ پیش کیے جائیں گے اور وہ کہیں گے یارسول ﷺ ہمیں بھی جام کوثر پلادیجئے تو فرشتے کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے دین میں نئی نئی باتیں نکالتے رہتے تھے۔ حضور ﷺ ان کو حوض کوثر سے بھگا دیں گے۔ اس جملہ سے وہ لوگ توبہ کریں جو کہتے ہیں کہ اس میں کیا حرج ہے۔ جو نمونہ حضور ﷺ کے نمونے کے خلاف ہے اس میں حرج ہی حرج ہے، نقصان ہی نقصان ہے۔

اب دو وظیفے بتاتا ہوں تاکہ آپ لوگوں نے آج جو وعدہ کیا ہے اس پر قائم رہنے کی ہمت حاصل ہو اور آئندہ پست ہمتی نہ ہو، شیر بننے کا جو ارادہ کیا ہے، ایسا نہ ہو کہ پھر شیطان ہم کو لومڑی بنادے۔ شیطان ایسا چال باز ہے کہ ذرا سی دیر میں شیران خدا کی گردن پکڑ کر دبا دیتا ہے اور ان کو چھوٹا سائز کا کرکے لومڑی بنا کر پیچھے دم بھی لگا دیتا ہے یعنی نیکوں کو فاسق بنادیتا ہے۔

شیطان کی ایجاد اور اس کا ضرر عظیم

بدعت شیطان ہی نے ایجاد کی ہے۔ کیونکہ شیطان نے دیکھا کہ میں ان سے گناہ کراتا ہوں اور یہ ظالم نادم ہو کر گناہ سے توبہ کرلیتے ہیں اور توبہ کر کے میری محنت کو رائیگاں کردیتے ہیں اور یہ بخشے بخشائے ہوجاتے ہیں اس لئے ایسی چیز ایجاد کرو جس سے ان کو توبہ نصیب نہ ہو۔ لہٰذا اس نے بدعت ایجاد کی کیونکہ بدعت کو یہ ثواب سمجھ کر کریں گے اور جس کام کو ثواب سمجھ کر، دین سمجھ کر، کریں گے تو توبہ کیسے نصیب ہوگی۔ کتنی بڑی چال ہے شیطان کی۔

استقامت علی الدین کے لئے دو اہم وظیفے

لہٰذا دو وظیفے پیش کرتا ہوں تا کہ دین پر استقامت رہے۔ نمبر(۱) **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ لیجئے اور اول آخر درود شریف **صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ** اور دعاکرلو کہ اے خدا اس کی برکت سے مجھے نیک عمل کی توفیق دے دے اور گناہ چھوڑنے کی ہمت دے دے۔

دوسرا عمل **اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ**۔ اے اللہ ہم پر اپنی وہ خاص رحمت نازل کردے جس سے ہم گناہ چھوڑ دیں۔

مالک تعالیٰ شانہ کی طرف سے اپنے غلاموں کو پیغام دوستی

اے دنیا والو! اللہ اللہ ہے اور اے غلامو! مالک مالک ہے جو مستغنی ہے تمام عالم سے لیکن کیا کرم ہے کہ اس کریم مالک نے پیغام دوستی کا ہاتھ تمھاری طرف بڑھایا ہے اپنے غلاموں کی طرف مالک نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے، اپنے غلاموں سے دوستی کی میری طرف سے پہل ہوئی ہے، تم نے پہل نہیں کی ،گناہ چھوڑنے میں تم نے پہل نہیں کی، میں تم سے کہتا ہوں کہ گناہ چھوڑ دو اور میرے ولی بن جاؤ کیونکہ میری ولایت گناہ چھوڑنے پر ہی موقوف ہے جیسا کہ میں نے قرآن پاک میں نازل فرما دیا کہ اِنْ اَوْلِیَاءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ میرے اولیاء صرف وہ ہیں جو گناہوں سے بچتے ہیں تو پیغام دوستی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے دیا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ نازل فرماکر دوستی کا ہاتھ اپنے غلاموں کی طرف اللہ تعالیٰ نے بڑھایا ہے۔ اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم میرے دوست ہو جاؤ۔ تو دوستی کی پیشکش اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے کیا یہ ان کا کرم نہیں ہے ؟

ولی اللہ بننے کا طریقہ

لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گناہ چھوڑنے کی ہمت تم کو

کب ہوگی کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ جب اہل تقویٰ کی صحبت میں رہوگے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور صادقون اور متقون ایک ہی چیز ہے لیکن صادقین اس لئے نازل فرمایا تاکہ متقی سچا ہوکیونکہ بعض لوگ صورت تو اہل تقویٰ کی بنالیتے ہیں لیکن تقویٰ میں صادق نہیں ہوتے لہٰذا صدق فی التقویٰ مطلوب ہے اس لئے بجائے متقین کے یہاں صادقین اللہ نے نازل فرمایا۔

میں نے یہ چند باتیں عرض کردیں کہ زندگی میں ایک بار اپنے بزرگوں ساتھ ایک چلہ لگالو۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ زندگی میں کم از کم چالیس دن کسی اللہ والے کے در پر بستر لگادو اور باہر مت نکلو پھر دیکھو کیا ملتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

اللہ تعالیٰ اس مبارک مہینہ میں ہم کو تمام گناہ چھوڑنے کی ہمت عطا فرمائیں تاکہ ہم سچے عاشق رسول بن جائیں۔

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سُنّت کے راستے

(عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد اختر صاحب مدظلہم العالی)

* * *